رجسٹرڈ ایل نمبر ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے ملتا ہے

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

انٹریا سے یا ہم پیشہ دفتر

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۹ رمضان ۱۳۴۹ھ | نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اچھی ہے۔

(۲) حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ کو کھانسی اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرماویں ؛

(۳) مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت کو خدا کے فضل سے صحت کلی ہوگئی ہے۔ اور آپ اپنے کام پر تشریف لے آئے ہیں۔

(۴) سمال ٹون کمیٹی قادیان نے ابھی تک تخفیف ہوس ٹیکس والی تجویز پر غور کرنے کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی۔ پبلک کو اس کے فیصلہ کا سخت انتظار ہے۔ امید ہے کہ پریسیڈنٹ صاحب سمال ٹون کمیٹی اس پر ضرور جلد سے جلد توجہ فرماویں گے ؛

(۵) حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ کی جو ہنسلی ہاکی کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی تھی۔ وہ خدا کے فضل سے روبصحت ہیں۔ اور جلد صحت یاب ہو جائیں گے ؛

(۶) مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب ہوم انسپکٹر پولیس سکھر اپنی بعض مشکلات کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب توجہ سے دعا فرماویں ؛

(۷) اعلان نکاح۔ ۳۰ نومبر ۳۰ء کو سید رحمت علی شاہ صاحب بی۔ اے کا نکاح سیدہ رشیدہ خاتون بنت اخویم سید محمد حسین شاہ صاحب لفٹنٹ کیمبل پور کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور رضاء الٰہی کا موجب بناوے۔ آمین ؛

(۸) **تولد فرزند:** ۲۷ نومبر ۳۰ء کو بروز جمعرات خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضرت صاحب کی دعاؤں سے ایک لمبے عرصہ کے بعد مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لفٹنٹ کیمبل پور کے شکوے معلی میں فرزند ارجمند پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ اس مولود مسعود کو والدین اور اسلام و سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔ مخدومی ڈاکٹر صاحب نے اس خوشی میں ایک اخبار فاروق کا سالانہ چندہ اس غرض سے عطا فرمایا ہے۔ کہ کسی کے نام یہ اخبار جاری کر دیا جائے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسلئے میں اس چندہ سے دو اخبار کسی دو غیر متطیع احمدیوں کے نام جاری کرنا چاہتا ہوں۔ جو نصف چندہ مبلغ دو روپیہ وہ ادا کریں اور نصف چندہ اس میں سے لیا جائے گا۔ اور سال بھر تک ان کو اخبار ملتا رہیگا ؛

(۹) ایسا ہی سید مکرمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اہل بیت عالی جناب نواب محمد علی خاں صاحب نے مبلغ پانچ روپیہ ارسال فرمائے ہیں۔ کہ کسی کے نام فاروق جاری کیا جائے۔ لہذا اس سے بھی میں دو شخصوں کے نام دو اخبار سال بھر کے لئے اس طرح جاری کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دو۔ دو روپیہ نصف چندہ خود ادا کریں اور باقی نصف اس میں سے لیا جائے گا۔ اور سال بھر تک اخبار ملیگا۔ پس چار ایسے دوستوں کی درخواست ہائے خریداری آنی چاہئیں۔ جو دو۔ دو روپیہ نصف چندہ وہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ان کے نام فاروق سال بھر کیلئے جاری کر دیا جائیگا۔

(۱۰) **شکایت:** ۷ جنوری ۳۱ء کا پرچہ ان خریداران فاروق کے نام جن کے ذمہ ۳۰ء کا بقایا تھا۔ اور نیز جن کا چندہ دسمبر ۳۰ء میں ختم ہو چکا تھا۔ بذریعہ وی پی ارسال ہوا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دوستوں نے بلاوجہ معقول دی پی واپس کر دیئے ۔ حالانکہ ان کو بذریعہ اخبار اطلاع دی گئی تھی ۔ لہذا اب فروری شروع میں واپس کنندگان کے نام پھر دی پی ارسال ہونگے ۔ امید ہے ۔ کہ اس دفعہ واپس نہ کرینگے ۔ اور جو اس وقت لینے کے لئے تیار نہ ہوں ۔ وہ بواپسی ڈاک دفتر فاروق میں اطلاع بھیجدیں ۔ کہ ان کے نام کب دی پی کیا جائے ۔ بار بار دی پی واپس کرنے سے دونوں جانب نقصان ہوتا ہے ۔

ایک ضروری اعلان برائے خاص و عام

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طباعت و اشاعت کے حقوق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عطا شدہ ہیں ۔ اور کوئی شخص بدون اجازت صدر انجمن حضرت کی تصانیف شائع نہیں کر سکتا ۔ اسلئے پھر اطلاعاً قلمی ہے ۔ کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود کی کوئی تصنیف از قسم کتب رسائل ٹریکٹ اشتہار یا لیکچر وغیرہ صدر انجمن کی اجازت کے بغیر شائع نکرے اگر کسی صاحب نے پہلے کوئی کتاب یا تقریر یا نظم اپنے طور پر شائع کی ہے ۔ تو یہ امر آئندہ حق کے لئے کوئی دلیل نہیں ہو سکتی ۔

(خاکسار بشیر علی ناظر صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

خبروں کا گلدستہ

— اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے جن ضروری بلوں کے پیش ہونے کی تجویز ہو چکی بیان کی جاتی ہے ان میں ایک بل سپیشل ٹریبونل کے فیصلہ کے خلاف اپیل کے حق کا ہے ۔ جس کے پاس ہونے پر لاہور سپیشل ٹریبونل کے فیصلہ کے خلاف ملزمان کو اپیل کا حق ہوگا ۔

— اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے گورنمنٹ کیطرف سے ایک بل مرتب کیا جا رہا ہے ۔ جس کی رُو سے پریس آرڈی نینس کو کسی قدر تبدیلی کے بعد کچھ عرصہ کے لئے مستقل قانون کا درجہ حاصل ہو جائیگا ۔

— حکومت سی ۔ پی ۔ نے ان سیاسی قیدیوں کو رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جو زیر دفعہ ۱۰۸ ضمانتیں داخل نہ کرنے کی وجہ سے جیل میں ہیں ۔

— پریس آرڈی نینس کے ماتحت اکالی تے پردیسی اور اس کے پریس سے دس ہزار اور "ریاستی دنیا" سے پانچہزار اور گردھر سٹیم پریس سے دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے ۔

— حیدر آباد کونسل میں پنڈت کیشو راؤ سابق چیف جج اس مطلب کا بل پیش کرنے والے ہیں ۔ کہ بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادی قانوناً جائز قرار دی جائے ۔

— مراد آباد سے خبر آئی ہے ۔ کہ مولانا محمد علی کی لڑکی اپنے والد کا ماتم کرنے کے لئے رام پور جا رہی تھی ۔ کہ دوران ریلوے سفر میں سی ۔ آئی ۔ ڈی نے اس کی تلاشی لی ۔ اس کے خلاف مراد آباد میں پروٹسٹ میٹنگ کی گئی ۔

— پنجاب کونسل کے بھنگی ممبر چودھری بنسی لال نے ملتان میں بھنگیوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ جس بھنگی کی آمدنی ۲۰ روپیہ سے زیادہ ہے ۔ وہ شراب پی سکتا ہے ۔ مردم شماری کے متعلق کہا ۔ کہ بھنگیوں کو ہندو نہیں بالمیک لکھوانا چاہیئے ۔ یہ وہ شخص ہے ۔ جسے لاہور کے ہندوؤں نے اپنا قائمقام بنا کر کونسل میں بھیجا ہے ۔

— گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے تمام جیل خانوں کے نام حسب ذیل سرکلر جاری کیا جا چکا ہے ۔ کہ گاندھی ٹوپی پولٹیکل اعتقاد کی نشانی ہے ۔ اس لئے پولٹیکل قیدیوں کو اس کے استعمال کی ممانعت کر دی جائے ۔

— گورنمنٹ ہند اور دیگر صوبجاتی گورنمنٹوں کے بجٹ میں موجودہ تحریک کی وجہ سے جو خسارہ ہوا ہے ۔ اسے پورا کرنے کے لئے ایک تجویز یہ ہے ۔ کہ انکم ٹیکس میں اضافہ کیا جائے ۔ اب تجویز یہ ہے ۔ کہ دو ہزار سے پندرہ ہزار تک ایک پائی فی روپیہ اور اس سے زائد آمدنی پر تین پائی فی روپیہ کے حساب سے ٹیکس بڑھایا جائے ۔

— اس سال پنجاب کے بجٹ میں ۸۰ ہزار کے قریب کمی واقع ہوئی ہے ۔ بمبئی کو بھی اسی قسم کی کمی کا سامنا ہے ۔ اس کو پورا کرنے کے لئے یہ تجویز بمبئی گورنمنٹ کے زیر غور ہے ۔ کہ سو روپیہ سے اوپر کے ملازموں کی تنخواہوں میں پانچ اور دس سے لے کر بیس اور پچیس فیصدی تک تخفیف کر دی جائے ۔ لیکن پنجاب میں اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ غریب چپڑاسی اور کلرک اور پنجاب سول سروس کے ملازم اس تخفیف کا نشانہ بنیں گے ۔ چنانچہ ۱۵ فیصدی تخفیف کا فیصلہ ہو گیا ہے ۔ ریلوے محکمہ ۱۲½ فیصدی تخفیف کے متعلق غور کر رہا ہے ۔

— سشن جج کی عدالت میں مقدمہ سازش امرتسر میں وعدہ معاف گواہ مسٹر جے رام سنگھ اپنے بیان سے پھر گیا ۔ اور کہا ۔ کہ میں نے جو بیان دیا تھا ۔ وہ پولیس نے مجھے پڑھایا تھا ۔

احمدی جنتری سنہ ۱۹۳۱ء

میاں محمد یامین تاجر کتب قادیان چودہ سال سے برابر ہر سال یہ جنتری چھپوا کر شائع کرتے ہیں ۔ کہنے کو تو جنتری ہے ۔ لیکن اس میں ہمیشہ تبلیغی مضامین درج ہوتے ہیں ۔ اور ہر دفعہ نئے نئے مضامین درج کئے جاتے ہیں ۔ اب کی دفعہ بجائے ۴۸ صفحہ کے ۵۲ کی ہے ۔ قیمت بھی واجبی ۔ فی جنتری ۰۲ر عصر کی ۸ جنتریاں ۔ لکھائی ۔ چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ ۔ اور ٹائیٹل پیج آرٹ پیپر پر سرخ رنگ کا چھپوایا ہے ۔ تبلیغ کرنے والے احباب کے لئے یہ تبلیغی ٹریکٹ کا کام دینے والی ہے ۔ مذکورہ بالا پتہ سے منگوا دیں ۔

مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی نعش ارض مقدس شام مشہور عالم مسجد عمر میں دفن ہونے کے لئے چلی گئی ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۱ء

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اتمام الحجۃ علی المخالفین

پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ اور صلحا اور اہل اللہ باصفا سے حضرت عزت اللہ جل شانہٗ کی قسم دیکر ایک درخواست

اے بزرگان دین و عباد اللہ الصالحین میں اس وقت اللہ جل شانہ کی قسم دیکر ایک ایسی درخواست آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جس پر توجہ کرنا آپ صاحبوں پر رفع فتنہ و فساد کے لئے فرض ہے۔ کیونکہ آپ لوگ فراست اور بصیرت رکھتے ہیں۔ اور نہ صرف اٹکل سے بلکہ نور اللہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگرچہ ایسے ضروری امر میں جس میں تمام مسلمانوں کی ہمدردی ہے۔ اور اسلام کے ایک بڑے بھاری تفرقہ کو مٹانا ہے قسم کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی۔ مگر چونکہ بعض صاحب ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ اپنے بعض مصالح کی وجہ سے خاموش رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ سچی شہادت میں عام لوگوں کی ناراضگی متصور ہے۔ اور جھوٹ بولنے میں معصیت ہے۔ اور نہیں سمجھتے کہ اخفاء شہادت بھی ایک معصیت ہے۔ ان لوگوں کو توجہ دلانے کے لئے قسم دینے کی ضرورت پڑی۔

اے بزرگان دین وہ امر جس کے لئے آپ صاحبوں کو اللہ جل شانہٗ کی قسم دیکر اس کے کرنے کے لئے آپ کو مجبور کرتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے عین ضلالت اور فتنہ کے وقت میں اس عاجز کو چودھویں صدی کے سر پر اصلاح خلق اللہ کے لئے مجدد کرکے بھیجا۔ اور چونکہ اس صدی کا بڑا فتنہ جس نے اسلام کو نقصان پہنچایا تھا۔ عیسائی پادریوں کا فتنہ تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس عاجز کا نام مسیح موعود رکھا۔ اور یہ نام یعنے مسیح موعود ہی نام ہے۔ جس کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تھی۔ اور خدا تعالےٰ سے وعدہ مقرر ہو چکا تھا۔ کہ تثلیث کے غلبہ کے زمانہ میں اس نام پر ایک مجدد آئے گا۔ جس کے ہاتھ پر کسر صلیب مقدر ہے۔ اس لئے صحیح بخاری میں اس مجدد کی یہی تعریف لکھی ہے۔ کہ وہ امت محمدیہ میں سے اُن کا ایک امام ہوگا۔ اور صلیب کو توڑے گا۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ وہ صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت آئے گا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے موافق ایسا ہی کیا۔ اور اس عاجز کو چودھویں صدی کے سر پر بھیجا۔ اور وہ آسمانی حربہ مجھے عطا کیا۔ جس سے میں صلیبی مذہب کو توڑ سکوں۔ مگر افسوس کہ اس ملک کے کوتہ اندیش علما نے مجھے قبول نہیں کیا۔ اور نہایت بے ہودہ عذرات پیش کئے۔ جن کو ہر ایک پہلو سے توڑا گیا انہوں نے یہ ایک لغو خیال پیش کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ آخری زمانہ میں اتریں گے۔ اور وہی مسیح موعود ہونگے۔ پس ان کو جواب دیا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر چلے جانا ہرگز صحیح نہیں ہے۔ ایک حدیث بھی صحیح مرفوع متصل ہو۔ ایسی نہیں ملیگی۔ جس سے اُن کا زندہ آسمان پر چلے جانا ثابت ہوتا ہو۔ بلکہ قرآن شریف صریح ان کی وفات کا بیان فرماتا ہے۔ اور بڑے بڑے اکابر علماء جیسے ابن حزم اور امام مالک رضی اللہ عنہما ان کی وفات کے قائل ہیں۔ پھر جبکہ نصوص قطعیہ سے ان کا وفات پانا ثابت ہوتا ہے۔ تو پھر یہ امید رکھنا۔ کہ وہ کسی وقت دمشق کے شرقی منارہ کے پاس نازل ہونگے۔ کس قدر غلط خیال ہے۔ بلکہ اس صورت میں دمشقی حدیث کے وہ معنی کرنے چاہییں۔ جو قرآن اور دوسری حدیثوں سے مخالف نہ رہتے ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مسیح موعود کا نزول اجلال و اکرام جو ایک روحانی نزول ہے۔ دمشق کے مشرقی منارہ کے اپنے انوار دکھلائے گا۔ چونکہ دمشق تثلیث کے خبیث درخت کا اصل منبت ہے۔ اور اسی جگہ سے اس خراب عقیدہ کی پیدائش ہوئی ہے۔ اسلئے اشارہ فرمایا گیا۔ کہ مسیح موعود کا نور نزول فرما کر اس جگہ پھیلے گا۔ جہاں تثلیث کا مسقط الراس ہے۔ مگر افسوس کہ علماء مخالفین نے اس صاف اور صریح مسئلہ کو قبول نہیں کیا۔ پھر یہ بھی نہیں سوچا۔ کہ قرآن شریف اسلئے آیا ہے۔ کہ تا پہلے اختلافات کا فیصلہ کرے۔ اور یہود اور نصاریٰ نے جو حضرت عیسیٰ کے رفع الی السماء میں اختلاف کیا تھا۔ جس کا قرآن نے فیصلہ کرنا تھا۔ وہ رفع جسمانی نہیں تھا۔ بلکہ تمام جھگڑا اور تنازع روحانی رفع کے بارے میں تھا۔ یہود کہتے تھے۔ کہ نعوذ باللہ عیسیٰ لعنتی ہے۔ یعنی خدا کی درگاہ سے ردّ کیا گیا۔ جس کا رفع الی اللہ ہرگز نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ مصلوب ہوا۔ اور مصلوب توریت کے حکم کے رُو سے رفع الی اللہ سے بے نصیب ہوتا ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں لعنتی کہتے ہیں۔ توریت کا یہ منشاء تھا۔ کہ سچا نبی کبھی مصلوب نہیں ہوتا۔ اور جب مصلوب جھوٹا ٹھہرا۔ تو بلاشبہ وہ لعنتی ہوا۔ جس کا رفع الی اللہ غیر ممکن ہے۔ اور اسلامی عقیدہ کی طرح یہود کا بھی عقیدہ تھا کہ مومن مرنے کے بعد آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اور اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کے کافر ٹھہرانے کے لئے یہود کے ہاتھ میں یہ دلیل تھی۔ کہ وہ سولی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا گیا ہے۔ جو شخص سولی دیا جائے۔ اس کا توریت کے رُو سے رفع الی السماء نہیں ہوتا۔ یعنے وہ مرنے کے بعد آسمان کی طرف نہیں اٹھایا جاتا۔ بلکہ ملعون ہو جاتا ہے۔ لہذا اُس کا کافر ہونا لازم آیا۔ اور اس دلیل کے ماننے سے عیسائیوں کو چارہ نہ تھا۔ کیونکہ توریت میں ایسا ہی لکھا ہُوا تھا۔ تو انہوں نے اسبات کے ٹالنے کے لئے دو بہانے بنائے۔ ایک یہ کہ اس بات کو مان لیا۔ کہ بے شک یسوع جس کا دوسرا نام عیسیٰ ہے مصلوب ہو کر لعنتی ہُوا۔ مگر وہ لعنت صرف تین دن تک رہی۔ پھر بجائے اس کے رفع الی اللہ اس کو حاصل ہُوا۔ اور دوسرا یہ بہانہ بنایا گیا۔ کہ چند ایسے آدمیوں نے جو حواری نہیں تھے۔ گواہی بھی دیدی۔ کہ ہم نے یسوع کو آسمان پر چڑھتے دیکھا گویا رفع الی اللہ ہو گیا۔ جس سے مومن ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مگر یہ گواہی جھوٹی تھی۔ جو نہایت مشکل کے وقت بنائی گئی۔ بات یہ ہے۔ کہ جب یہود نے حواریوں کو ہر روز دق کرنا شروع کیا۔ کہ بوجہ مصلوبیت یسوع کا لعنتی ہونا ثابت ہو گیا۔ یعنی رفع الی اللہ نہیں ہُوا۔ تو اس اعتراض کے جواب سے عیسائی نہایت تنگ آ گئے۔ اور ان کو یہودیوں کے سامنے منہ دکھلانے کی جگہ نہ رہی۔ تب بعض مفتری حیلہ سازوں نے یہ گواہی دیدی۔ کہ ہم نے یسوع کو آسمان پر چڑھتے دیکھا ہے۔ پھر کیونکر اُس کا رفع نہیں ہُوا"۔ مگر اس گواہی میں گو بالکل جھوٹ سے کام لیا تھا۔ مگر پھر بھی ایسی شہادت کو یہودیوں کے اعتراض سے کچھ تعلق نہ تھا۔ کیونکہ یہودیوں کا اعتراض رفع روحانی کی نسبت تھا۔ جس کی بنیاد توریت پر تھی۔ اور رفع جسمانی کی کوئی بحث نہ تھی۔ اور ماسوا اس کے جسمانی طور پر اگر کوئی بفرض محال پرندوں کی طرح پرواز بھی کرے اور آنکھوں سے غائب ہو جائے۔ تو کیا اس سے ثابت ہو جائے گا۔ کہ وہ درحقیقت کسی آسمان تک جا پہنچا ہے؟ عیسائیوں کی یہ سادہ لوحی تھی۔ جو انہوں نے ایسا منصوبہ بنایا۔ ورنہ اس کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ ساری بحث روحانی رفع کے متعلق تھی۔

جس سے لعنت کا مفہوم روکتا تھا۔ افسوس ان کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ توریت میں جو لکھا ہے۔ کہ مصلوب کا رفع الی اللہ نہیں ہوتا۔ تو یہ تو سچے نبیوں کی عام علامت رکھی گئی تھی۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ صلیبی موت جرائم پیشہ کی موت ہے۔ اور سچے نبیوں کے لئے یہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ جرائم پیشہ کی موت سے نہیں مریں گے۔ اسی لئے حضرت آدم سے لے کر آخر تک کوئی سچا نبی مصلوب نہیں ہُوا۔ پس اس امر کو رفع جسمانی سے کیا علاقہ تھا۔ ورنہ لازم آتا ہے۔ کہ ہر ایک سچا نبی مع جسم عنصری آسمان پر گیا ہو۔ اور جو جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہ گیا ہو۔ وہ جھوٹا ہو۔ غرض تمام جھگڑا رفع روحانی میں تھا۔ جو چھ سو برس تک فیصلہ نہ ہو سکا۔ آخر قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہٗ نے اشارہ فرمایا ہے۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ یعنے اے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دوں گا۔ اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا۔ یعنے تو مصلوب نہیں ہوگا۔ اس آیت میں یہود کے اس قول کا رد ہے۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ عیسیٰ مصلوب ہو گیا۔ اسلئے ملعون ہے۔ اور خدا کی طرف سے اس کا رفع نہیں ہُوا۔ اور عیسائی کہتے تھے۔ کہ تین دن لعنتی رہکر پھر رفع ہُوا۔ اور اس آیت نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ بعد توفات بلا توقف خدا تعالےٰ کی طرف عیسیٰ کا رفع روحانی ہُوا۔ اور خدا تعالےٰ نے اس جگہ رافعک الی السماء نہیں کہا۔ بلکہ رافعک الیّ فرمایا۔ تا رفع جسمانی کا شبہ نہ گذرے۔ کیونکہ جو خدا کی طرف جاتا ہے۔ وہ روح سے جاتا ہے۔ نہ جسم سے ادجی الی ربک اس کی نظیر ہے۔ غرض اس طرح پر یہ جھگڑا فیصلہ فرمایا۔ مگر ہمارے نادان مخالف جو رفع جسمانی کے قائل ہیں۔ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ کہ جسمانی رفع امر متنازع فیہ نہ تھا۔ اور اگر اس بے تعلق امر کو بفرض محال قبول کر لیں۔ تو پھر یہ سوال ہوگا۔ کہ جو روحانی رفع کے متعلق یہود اور نصاریٰ میں جھگڑا تھا۔ اس کا فیصلہ قرآن کی کن آیات میں بیان فرمایا گیا ہے۔ آخر لوٹ کر اسی طرف آنا پڑیگا

کہ وہ آیات یہی ہیں۔

یہ تو نقلی طور پر ہمارا الزام مخالفین پر ہے۔ اور ایسا ہی عقلی طور پر بھی وہ ملزم ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی ہے۔ یہ عادت اللہ نہیں۔ کہ کوئی شخص زندہ اسی جسم عنصری کے ساتھ کئی سو سال آسمان پر بود و باش اختیار کرے۔ اور پھر کسی دوسرے وقت زمین پر اتر آوے۔ اگر یہ عادت اللہ ہوتی۔ تو دنیا میں کئی نظیریں اس کی پائی جاتیں۔ یہودیوں کو یہ گمان تھا۔ کہ ایلیا آسمان پر گیا۔ اور پھر آئے گا۔ مگر خود حضرت مسیح نے اس گمان کو باطل ٹھہرایا۔ اور ایلیا کے نزول سے مراد یوحنا کو لے لیا۔ جو اسلام میں یحییٰ کے نام سے موسوم ہے حالانکہ ظاہر نص یہی کہتا تھا۔ کہ ایلیا واپس آئے گا۔ ہر ایک فوق العادۃ عقیدہ کی نظیر طلب کرنا محققوں کا کام ہے۔ تا کسی گمراہی میں نہ پھنس جائیں۔ کیونکہ جو بات خدا کی طرف سے ہو۔ اس کے اور بھی نظائر پائے جاتے ہیں۔ اور یہ بات سچ ہے۔ کہ اس دنیا میں واقعات صحیحہ کے لئے نظیریں ہوتی ہیں۔ مگر باطل کے لئے کوئی نظیر نہیں ہوتی۔ اسی اصول محکم سے ہم عیسائیوں کے عقیدہ کو رد کرتے ہیں۔ خدا نے دنیا میں جو کام کیا۔ وہ اس کی عادت اور سنت قدیم میں ضرور داخل ہونا چاہیئے۔ سو اگر خدا نے دنیا میں ملعون اور مصلوب ہونے کے لئے اپنا بیٹا بھیجا۔ تو ضرور یہ بھی اس کی عادت ہوگی۔ کہ کبھی بیٹا بھی بھیجدیتا ہے۔ پس ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ پہلے اس سے اس کے کتنے بیٹے اس کام کے لئے آئے۔ کیونکہ اگر اب بیٹا بھیجنے کی ضرورت پڑی ہے۔ تو پہلے بھی اُس ازلی خالق کو کسی نہ کسی زمانہ میں ضرورت پڑی ہوگی۔ غرض خدا تعالےٰ کے سارے کام سنت اور عادت کے دائرہ میں گھوم رہے ہیں۔ جو امر عادت اللہ سے باہر بیان کیا جائے تو عقل ایسے عقیدہ کو دور سے دھکے دیتی ہے۔

باقی رہی کشفی اور الہامی گواہی۔ سو کشف اور الہام جو خدا تعالےٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ وہ یہی بتلا رہا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام درحقیقت فوت ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اور ان کا دوبارہ دنیا میں آنا یہی تھا۔ کہ ایک خدا کا بندہ ان کی قوت اور طبع میں ہو کر ظاہر ہو گیا اور میرے بیان کے صدق پر اللہ جل شانہ نے کئی طرح کے نشان ظاہر فرمائے۔ اور چاند سورج کو میری تصدیق کے لئے خسوف کسوف کی حالت میں رمضان میں جمع کیا اور مخالفوں سے کشتی کی طرح مقابلہ کرا کے آخر ہر ایک میدان میں اعجازی طور پر مجھے فتح دی۔ اور دوسرے بہت سے نشان دکھلائے۔ جن کی تفصیل رسالہ سراج منیر اور دوسرے رسالوں میں درج ہے لیکن باوجود نصوص قرآنیہ وحدیثیہ وشواہد عقلیہ وآیات سماویہ پھر بھی ظالم طبع مخالف اپنے ظلم سے باز نہ آئے۔ اور طرح طرح کے افتراؤں سے مدد لے کر محض ظلم کے رُو سے تکذیب کر رہے ہیں۔

لہٰذا اب مجھے اتمام حجّت کے لئے ایک اور تجویز خیال میں آئی ہے۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں برکت ڈالدے۔ اور یہ تفرقہ جس نے ہزارہا مسلمانوں میں سخت عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے۔ رو باصلاح ہو جائے۔

اور وہ یہ ہے:۔

کہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردان باصفا کی خدمت میں اللہ جل شانہ کی قسم دیکر التجا کی جائے۔ کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعوے کے بارے میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں۔ پھر اگر ان کے الہامات اور کشوف اور رویا صادقہ سے جو حلفاً شائع کریں کثرت اس طرف نکلے۔ کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے۔ تو بے شک تمام لوگ مجھے مردود اور مخذول اور ملعون اور مفتری اور کذاب خیال کرلیں۔ اور جس قدر چاہیں لعنتیں بھیجیں۔ ان کو کچھ بھی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اس صورت میں ہر ایک ایماندار کو لازم ہوگا۔ کہ مجھ سے پرہیز کرے اور اس تجویز سے بہت آسانی کے ساتھ مجھ پر اور میری جماعت پر وبال آجائے گا۔ لیکن اگر کشوف اور الہامات اور رویا صادقہ کی کثرت اس طرف ہو۔ کہ یہ عاجز منجانب اللہ اور اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو پھر ہر ایک خدا ترس پر لازم ہوگا۔ کہ میری پیروی کرے اور تکفیر اور تکذیب سے باز آوے۔ ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک شخص کو آخر ایک دن مرنا ہے۔ پس اگر حق کے قبول کرنے کے لئے اس دنیا میں کوئی ذلت بھی پیش آئے۔ تو وہ آخرت کی ذلت سے بہتر ہے۔

لہٰذا میں تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء پنجاب اور ہندوستان کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے نام پر گردن رکھ دینا سچے دینداروں کا کام ہے۔ کہ وہ میرے بارے میں جناب الٰہی میں کم سے کم اکیس روز توجہ کریں۔ یعنے اس صورت میں کہ اکیس روز سے پہلے کچھ معلوم نہ ہو سکے۔ اور خدا سے انکشاف اس حقیقت کا چاہیں۔ کہ میں کون ہوں؟ آیا کذاب ہوں یا منجانب اللہ۔ میں بار بار بزرگان دین کی خدمت میں اللہ جل شانہ کی قسم دیگر یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ ضرور اکیس روز تک اگر اس سے پہلے معلوم نہ ہو سکے اس تفرقہ کے دور کرنے کے لئے دعا اور توجہ کریں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی قسم سنکر پھر التفات نہ کرنا راستبازوں کا کام نہیں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ اس قسم کو سنکر ہر ایک پاک دل اور خدا تعالےٰ کی عظمت سے ڈرنے والا ضرور توجہ کریگا۔ پھر ایسی الہامی شہادتوں کے جمع ہونے کے بعد جس طرف کثرت ہوگی وہ امر منجانب اللہ سمجھا جائے گا۔

اگر میں حقیقت میں کذاب اور دجال ہوں۔ تو اس امت پر بڑی مصیبت ہے۔ کہ ایسی ضرورت کے وقت میں اور فتنوں اور بدعات اور مفاسد کے طوفان کے زمانہ میں بجائے ایک مصلح اور مجدّد کے چودھویں صدی کے سر پر دجّال پیدا ہوا۔ یاد رہے۔ کہ ایسا ہر ایک شخص جس کی نسبت ایک

ز میں علاوہ قسم کے مشائخ وقت کی خدمت میں ان کے پیران خاندان کا واسطہ ڈالتا ہوں۔ کہ وہ ضرور میری تصدیق یا تکذیب کیلئے خدا تعالےٰ کی جناب میں توجہ کریں

جماعت اہل بصیرت مسلمانوں کی صلاح اور تقوی اور پاک دلی کا ظن رکھتی ہے۔ وہ اس اشتہار میں میرا مخاطب ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ جو صلحاء شہرت کے لحاظ سے کم درجہ پر ہیں۔ میں ان کو کم نہیں دیکھتا ممکن ہے۔ کہ وہ شہرت یافتہ لوگوں سے خدا تعالےٰ کی نظر میں زیادہ اچھے ہوں۔ اسی طرح میں صالحہ عفیفہ عورتوں کو بھی مردوں کی نسبت تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ ممکن ہے۔ کہ وہ شہرت یافتہ صالح مردوں سے بھی اچھی ہوں۔ لیکن ہر ایک صاحب جو میری نسبت کوئی رؤیا یا کشف یا الہام دیکھیں۔ ان پر ضروری طور پر واجب ہوگا۔ کہ وہ حلفاً اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں۔ تا ایسی تحریریں ایک جگہ جمع ہوتی جائیں۔ اور پھر حق کے طالبوں کے لئے شائع کی جائیں۔

اس تجویز سے انشاء اللہ بندگان خدا کو بہت فائدہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کے دل کثرت شواہد سے ایک طرف تسلی پاکر فتنہ سے نجات پا جائیں گے۔ اور آثار نبویہ میں بھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوّل مہدی آخر الزمان کی تکفیر کیجائے گی۔ اور لوگ اس سے دشمنی کریں گے۔ اور نہایت درجہ کی بدگوئی سے پیش آئیں گے۔ اور آخر خدا تعالےٰ کے نیک بندوں کو اس کی سچائی کی نسبت بذریعہ رویا، و الہام وغیرہ اطلاع دی جائیگی۔ اور دوسرے آسمانی نشان بھی ظاہر ہونگے۔ تب علماء وقت طوعاً و کرہاً اس کو قبول کرینگے۔ سو اے عزیزو اور بزرگو برائے خدا اُس عالم الغیب کی طرف توجہ کرو۔ آپ لوگوں کو اللہ جل شانہ کی قسم ہے۔ کہ میرے اس سوال کو مان لو۔ اُس قدیر ذوالجلال کی تمہیں سوگند ہے۔ کہ اس عاجز کی یہ درخواست ردّ مت کرو۔

عزیزاں مے دہم صد بار سوگند
بروئے حضرتِ دادار سوگند
کہ در کارم جواب از حق بجوئید
بہ محبوبِ دلِ ابرار سوگند

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء

نوٹ:۔ الملتمس۔ خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

مولانا مولوی محمد یامین صاحب داتوی

سے

تیسری دفعہ مطالبہ

میں نے جناب مولوی صاحب سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ نے اپنا اعتقاد دربارہ نبوت مسیح موعود بدلکر اپنے ایمان کو کیوں خراب کر دیا۔ جس کا جواب مولوی صاحب کی جانب سے آج تک نہیں ملا۔ خیر یہ تو پیغامیوں کی عادت ہی ہے۔ اب میں پھر مولوی صاحب سے چند سوال کرتا ہوں۔ امید ہے کہ بذریعہ اپنے اخبار پیغام صلح کے جواب دے کر مشکور فرماویں گے ؛

سوال اوّل پہلا سوال یہی ہے۔ کہ آپ نے کیوں اپنا اعتقاد دربارہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام بدل دیا۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ آپ اور آپ کے امیر مسٹر ایم۔ اے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیگر انبیاء جیسا نبی تسلیم کرتے تھے۔ آج یہ زمانہ بھی دیکھنے میں آیا۔ کہ آپ نبوت مسیح موعود سے انکار کر رہے ہو۔ کیا جب حضرت مسیح موعود علیٰ نبینا علیہ السلام آپ کے سامنے فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ تو اس وقت آپ کی یا آپ کے امیر ایدہ اللہ کی زبان پر مہر لگی ہوئی تھی۔ حضرت اقدس سے آپ یہ دریافت نہ کر سکے۔ کہ حضور ہم تو جناب کو نبی نہیں مانتے۔ کیونکہ نبی کریم کے بعد بقول آپکے بعد نبی کریم مدعی نبوت کذاب اور دجال ہے" یہ دعویٰ حضور کیسا کر رہے ہیں۔ مگر کس طرح دریافت کرتے۔ خوف تھا۔ کہ اگر ایسا جملہ حضرت صاحب کے سامنے کہا۔ تو ممکن ہے۔ کہ حضرت اقدس ؑ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی طرح ہمیں بھی سرٹیفکیٹ دیدیں۔ اسی وجہ سے آپ نے اس وقت کو ٹال دیا۔ آخر پیغام بلڈنگ کے گڑھے سے سر نکال کر احمد علیہ السلام کی نبوت پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ اگر آپ کو حیا ہوتی۔ اور آپ حق ماننے والے ہوتے۔ تو ذرا آنکھوں کو اچھی طرح کھولکر اور میرے کے سرمہ کی سلائی لگا کر اپنی سابقہ تحریرات پر غور کرتے۔ تو شائد اتنی ٹھوکر آپ کو نہ لگتی۔ اب بھی وقت ہے۔ اٹھو دوڑو ضد اور تعصب کو چھوڑ کر بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر اپنے سابقہ گناہوں سے معافی مانگو۔ تا آپ کی دین و دنیا میں بہتری ہو۔ خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ؛

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ آپ کے پاس اس کا ثبوت کیا ہے۔ جیسا کہ آپ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کے منکر فاسق و کافر نہیں ہو سکتے۔ اگر بقول آپ کے مسیح موعود علیہ السلام کے منکر کافر و فاسق نہیں۔ تو حضور ؑ کے آنے کا کیا فائدہ ہوا۔ آپ تو پاک اور ناپاک میں تمیز کرنے آئے تھے۔ اور ایسی جماعت تیار کرنے آئے جو پلیدی سے علیحدہ اور تمام دنیاوی لالچوں سے پاک ہو۔ اگر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرق نہیں تو حضرت مسیح موعود ؑ کا آنا اور نہ آنا برابر ہے۔ مہربانی فرما کر عینک لگا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند حوالے ملاحظہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیٰ نبینا علیہ السلام اپنے منکرین کی بارے میں فرماتے ہیں :-

(۱) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے" (خط بنام عبدالحکیم خان)

(۲) "وحی اللہ۔ جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا اور تیری بیعت نہیں کریگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہوگا"

(۳) "جو شخص میرے مخالف ہیں۔ ان کا نام عیسائی یہودی اور مشرک رکھا گیا"

(۴) "قریباً ۴ لاکھ انسان نے اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کی"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۱۷)

پس ثابت ہوا۔ کہ حضرت احمد علیٰ نبینا علیہ السلام کا دعویٰ کہ میں نبی ہوں۔ اور میرے منکرین عیسائی۔ یہود اور مشرک ہیں۔ مسلمان نہیں۔ بلکہ سب منکرین جہنمی ہیں۔ پھر حضور فرماتے ہیں :-

"میں جماعت احمدیہ کو حکم دیتا ہوں۔ کہ وہ تمام رسمی مسلمان یا اسمی جن کا تعلق دوسرے فریق اسلام سے ہے۔ ان کو بکلی ترک کریں۔ کیونکہ وہ سب تاریکی میں ہیں۔ ان سے خدا ناراض ہے۔ جب تک کہ وہ راہ راست پر نہ آویں۔ جس کی تعلیم میں دیتا ہوں۔ اور جس کے پہنچانے کے واسطے میں مامور ہوں۔ اس وقت تک وہ خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ میرے جس قدر مخالف ہیں۔ قرآن کریم کے رو سے بعض مغضوب علیہم ہیں۔ بعض ضالین بعض مشرک ہیں"

جناب مولوی صاحب حضور علیہ السلام کے حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضور کے جس قدر منکرین ہیں۔ خواہ مکفر ہوں یا مکذب ہوں۔ یا متردد ہوں۔ جب تک احمدیہ جماعت میں داخل نہ ہوں۔ تب تک وہ بحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا تو مغضوب علیہم میں داخل ہیں۔ یا ضالین ہیں یا مشرک۔ پس ان تینوں گروہوں میں وہ اس قابل نہیں کہ ان کا جنازہ پڑھا جاوے۔ اور انکی مغفرت کی دعا کی جاوے ؛

قرآن کریم نے تو اس امر میں ایسا صاف فیصلہ فرمایا ہے کہ اس کے پڑھنے اور سننے کے بعد کسی مومن کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ کسی منکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ پڑھے ؛

تیسرا سوال غیر احمدیوں کو لڑکی دینے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ آپ اس کی جان بوجھ کر اسی طرح مخالفت کر رہے ہو۔ جس طرح حضرت اقدس کے کئی ایک اور ارشادات کو پس پشت ڈال چکے ہو ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے مکرم جناب مولوی صاحب اگر آپ میں ذرا بھی حق پسندی کا مادہ باقی ہے۔ تو براہ مہربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ فرمائیں اور بتائیں۔ کہ ان کی موجودگی میں غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے کا جواز نکالنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح حکم کی خلاف ورزی ہے یا نہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"غیر احمدی کی لڑکی لینے میں حرج نہیں۔ کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے بلکہ اس میں فائدہ ہے۔ کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے دینے میں گناہ ہے۔"

(ملاحظہ ہو اخبار الحکم ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

حیرت ہے۔ کہ ایسے صاف الفاظ کی موجودگی میں آپ کے ایبر سٹر ایم۔ اے صاحب غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے کے جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ بہتر ہے۔ کہ آپ احمدیت سے ہی نکل جائیں۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ مل جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مفضل عمہ کا خادم
راجہ غلام محمد خان احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت
جاگیردار یاڑی پورہ و برازلو بمقام چک ایمرج ضلع سری نگر۔ کشمیر۔

تبلیغ رسالت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات کا مجموعہ ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک چار جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ یہ وہ اشتہارات ہیں۔ جو حضور علیہ السلام نے اپنی صداقت اور منکرین پر اتمام حجت کی غرض سے وقتاً فوقتاً شائع کئے۔ اور اب بالکل نایاب ہیں۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے بڑی جستجو اور تلاش سے بہم پہنچا کر کتابی صورت میں محفوظ کر دیئے ہیں۔ تاکہ ضائع نہ ہوں۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کو ان سے مستفید ہونیکا موقع ملے۔ چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ معہ محصول ڈاک ہے۔ احباب جلد منگالیں۔ ملنے کا پتہ

(مینجر فاروق قادیان)

دیانند مشن

مہاشہ پریم کا چشمۂ منظور

آریہ مہرشی کی بدزبانی

مہاشہ پریم نے آریہ مسافر دسمبر اور جنوری کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان "مرزا صاحب کی بدزبانی" کے عنوان سے لکھا ہے۔ جس میں وہ حضرت اقدسؑ کی کتب سے بعض تحریروں کو نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے دوسروں کے بزرگوں کو گالیاں دیتے ہوئے ان کو برے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور پھر آخر میں ایک چیلنج بھی دیا ہے۔ کہ اگر کسی احمدی میں ہمت ہے۔ تو دیانند کی کسی ایک کتاب سے کوئی ایک گالی بھی بتا دے۔ جس میں مرزا صاحبؑ کی طرح دوسروں کے بزرگوں کو کوسا گیا ہو۔"

دیانندی مہاشہ کی بڑ

دیانندی مہاشہ کی یہ ایک حیرت انگیز بڑ ہے۔ کہ باوجود کہ ساری مذہبی دنیا کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ اگر کوئی بدزبان منہ پھٹ ہے۔ جس کی بدزبانی سے کوئی دنیا کا ہادی محفوظ نہیں رہا۔ تو وہ صرف اور صرف دیانند ہی کی ذات ہے۔ جس نے پیدا ہوتے ہی دنیا کے تمام برگزیدہ لوگوں کی پاکیزہ اور صاف چادر کو اپنی بدزبانی کی قینچی سے پارہ پارہ کر دیا۔ اور تمام مذاہب کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ وہی ایک ذات ہے۔ جس کی بدزبانی سے دنیا کا کوئی پاک انسان خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان سکھ ہو یا عیسائی نہیں بچ سکا۔ چنانچہ میں اپنی اس تائید میں چند ایک حوالہ بھی لکھتا ہوں۔

مسٹر گاندھی کی رائے

سب سے پہلے میں مہاتما گاندھی کی رائے پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

ایڈیٹر جاگرت کی رائے

"دیانند نے روئے زمین پر تمام مذہبوں کو کھلے طور پر گالیاں دیں۔ اور ان کا کھنڈن کیا۔"

(جاگرت ۱۰ مارچ ۱۹۲۶ء)

سناتن دھرم پرچارک کی رائے

"تمام مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اور بھائی کو بھائی سے لڑانا اور اپنے خوفناک تعصب سے ہندو مسلمانوں میں ناانفاقی کا بیج بونا دیانند کا یہ سب سے بڑا کام تھا۔"

(سناتن دھرم پرچارک یکم دسمبر ۱۹۱۰ء)

اخبار ہندوستانی کی رائے

"اس میں ذرا بھی سنسنیہ نہیں ہے۔ کہ دیانند نے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دینے میں بہت بڑا بھاری ارادھ کیا ہے۔"

(۱۰ جنوری ۱۹۰۴ء)

پس ان شہادتوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا۔ کہ دیانند نے تمام مذہب کے بزرگوں کو برے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اگر مہاشہ پریم کی شرم و حیا کا دیوالہ نہیں نکل چکا۔ تو ان کو جاننا چاہیئے۔ کہ کیا دیانند کی بدزبانی سے دنیا کا کوئی پاک انسان بچا ہے۔ اور وہ کونسا مذہب ہے۔ جس کے خلاف اس نے اپنی زبان کو نہ کھولا ہو۔ حتیٰ کہ ہندو دھرم کے بزرگ جو کہ دراصل اس کے بھی بزرگ تھے۔ ان کی عزت بھی اس سنیاسی کی زبان سے محفوظ نہیں رہی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

دیانند کی بدزبانی کے چند نمونے

"ان کا پہلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آچاریہ لکھشمن بھٹ ہوا۔ اس نے پہلے سنیاس اختیار کرکے بعد میں گرہ آشرم دھارن کیا۔ اس لئے لکھشمن بھٹ ہی پہلے کتے کی طرح (سبحان اللہ کیا تہذیب ہے) وان ناشی یعنی اگلے ہوئے کو کھانے والا ہوا ہے۔"

(ویدک دردھرمت کھنڈن ۳۳)

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"یہ اوپر سے جان پڑتا ہے۔ کہ سہجانند کتے کی طرح بھونکا ہے۔"

(سوامی نارائن مت کھنڈن ۷۰ و ۸۰)

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"گدھا وغیرہ حیوانوں کا لوک میرا استھان ہے۔ اسی طرح جو سہجانند نے کہا ہے۔ سو اپنی جاتی کے نیم سے سہجانند خود ہی گدھا بن گیا۔" ۱۵

جین دھرم کے خلاف بدزبانی

"بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے کہ سادھو گرہستی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسوا گامی (رنڈی باز) اور پھر استری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے۔ وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے۔" (ستیارتھ ۴۹۶)

سکھ دھرم کے بانی کے خلاف بدزبانی

"نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ نہ تھی۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو زبھے شبد کو زبھو کیوں لکھتے۔"

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"ان کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ جب کچھ خود پسند تھی۔ تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ (فریب دھوکہ) بھی کیا ہوگا۔ اسلئے ان کے گرنتھ میں جا بجا ویدوں کی تعریف اور مذمت ہی کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو ان سے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا۔ جب نہ آتے تب عزت میں فرق آتا۔" (ستیارتھ ۳۹۹)

دیانند کی بدزبانی عیسائی دھرم کے خلاف

کے بعد میں دیانند کی بدزبانی جو کہ اس نے عیسائی دھرم کے بزرگوں کے متعلق کی ہے۔ لکھتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ کہ:۔

"اب دیکھئے۔ بائیبل کے اعلیٰ ہادی مذہب اور پیغمبر موسیٰ کی خصلتیں۔ وہ سزا سے گریز کرنے والا اور بھید کو چھپانے کی وجہ سے جھوٹ بولنے والا ضرور ہوگا۔" (لعنت ہے ایسی بدزبانی پر)

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"جیسا موسیٰ آپ تھا۔ ویسا اس کا مذہب تھا۔ عیسائیوں کے سب ہادیان مذہب موسےٰ سے لے کر آخیر تک جنگلی حالت میں تھے۔ ان میں علم مطلق نہ تھا۔" ستیارتھ ۶۴۷

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"عیسائیوں کا پیغمبر اور خدا بھی خوب ہے۔ کہ عورت بچوں اور بوڑھوں اور حیوانوں وغیرہ کی جان کشی وغیرہ کرنے سے بھی باز نہیں رہتا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موسیٰ شہوت پرست (اے دیانندی مہاشہ شرم سے ڈوب مر) تھا۔ (اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ان لڑکیوں کو جو مرد کی صحبت سے واقف نہ ہوئی تھیں۔ اپنے لئے کیوں رکھتا۔ اور اس بے رحمی اور شہوت کا کیوں حکم دیتا۔" (ستیارتھ ۶۵۵)

پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ:۔

"اس طرح تو پھر جس جس باکرہ کو حمل ٹھہر جائے۔ اس کے بارہ میں بھی ایسا کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے۔ اور جھوٹ موٹ کوئی کسی کو کہدے۔ کہ خدا کے فرشتہ نے مجھے خواب میں کہدیا ہے۔ کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے ایسی باتوں کو عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے تسلیم کرکے مغالطہ میں پڑا کرتے ہیں۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ کسی آدمی سے صحبت ہونے سے حاملہ ہوگئی ہوگی۔ اس نے یا کسی اور آدمی نے مشہور کر دیا ہوگا۔ کہ اس کا حمل خدا کی طرف سے ہے۔" (ستیارتھ ۶۵۸)

دیانند کی بدزبانی بانئے اسلام علیہ السلام کے متعلق

اگرچہ شرافت و تہذیب اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ ان گالیوں کو نقل کیا جائے۔ جو کہ اس بدزبان منہ پھٹ سنیاسی نے رحمۃ للعالمین اور پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہیں۔ لیکن مہاشہ پریم کے چیلنج نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ ہم نمونہ کے طور پر اس گندی تھیلی سے چند باتیں جو کہ اس نے آں حضرت صلعم کے متعلق کہی ہیں۔ نکال کر دکھائیں۔ تاکہ اس کو معلوم ہو۔ کہ اس کے گورو اور رشی کی بدکلامی نے کہاں تک ترقی کی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"اگر بی بی بے حیائی سے نہ آوے۔ تو کیا پیغمبر بے حیا ہو کر (او دیانندی مہاشہ تیرے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے) آویں۔ بیبیوں پر عذاب ہو۔ اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو۔"

(ستیارتھ ۷۱۲)

"انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ کیا سخت غضب ہے۔ کہ نبی کو شہوت رانی میں کچھ بھی رکاوٹ نہیں ہوتی۔" ۶۱۳

"محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے۔ جو کئی عورتوں کو رکھے۔ وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے۔" ۶۲۴

اے دیانندی مہاشہ پریم ذرا سینہ پر ہاتھ رکھ کر اور اپنے باپ کی قسم کھا کر بتا۔ کہ وہ وجود جس کو کروڑوں مسلمان اپنا پیشوا اور ہادی سمجھتے ہیں۔ ہاں اس پاک وجود کے متعلق دیانند نے کس قدر گندہ ذہنی اور بے ہودہ گوئی سے کام لیا ہے۔ کیا اس کے یہ الفاظ تیر و نشتر سے کم ہیں۔ کیا یہ الفاظ ایسے نہیں۔ کہ اس سے مسلمانوں کے دل و جگر مارے رنج کے شق ہو جاویں۔ کیا یہ الفاظ مہاشہ پریم کے نزدیک گالیاں نہیں ہیں۔ اگر نہیں ہیں۔ تو اگر یہی الفاظ ان کے اپنی

دیانند کی بدزبانی عیسائی دھرم کے خلاف اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق استعمال کئے جاویں۔ تو امید ہے۔ کہ مہاشہ پریم کو تکلیف ہرگز نہیں ہوگی۔ لیکن اگر وہ یہ الفاظ اپنے اس رشی کے خلاف ہاں وہ سنیاسی جس نے اپنی بدزبانی کی قینچی سے تمام دنیا کے ہادیوں کی پاک اور مطہر عزت کی چادر کو پارہ پارہ کر دیا۔ یہ الفاظ سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ تو اس کا یا اس کے گرو کا کیا حق ہے کہ وہ یہ نہایت کمینہ اور شرافت سے گرے ہوئے الفاظ ان پاک اور مقدس ہستیوں کے لئے استعمال کرے جن کو کروڑوں انسان اپنا ہادی اور رہبر مانتے ہیں۔ پس اگر خدا نے تمہاری عقل کو زائل نہیں کر دیا۔ تو تم کو بھی ماننا پڑے گا۔ کہ واقعی دیانند ہی ایک ایسی ہستی ہے۔ جس نے آکر دنیا کے تمام بزرگوں کو گالیاں دی ہیں۔

حضرت مرزا صاحب کے متعلق

باقی آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ نے مسیح علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ یہ سراسر تمہارا جھوٹ اور کذب اور افترا ہے۔ اے دیانندی مہاشہ ذرا شرم و حیا سے کام لے۔ کیا تم نے سینکڑوں بار ہمارا جواب اس کے متعلق نہیں پڑھا۔ اور عقل کے دشمن اگر تو ذرا بھی شرافت سے کام لیتا۔ تو حضرت اقدسؑ کی اکثر کتابوں میں ان تحریرات کا جواب موجود ہے۔ تو پھر کس طرح آپؑ پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا برگزیدہ اور پاک انسان سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا اس پر ایمان ہے۔ لیکن انجیل جو کہ عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے وہ یسوع کو اس رنگ میں پیش کرتی ہے۔ نہ کہ حضرت اقدس کا یہ عقیدہ تھا۔ جس طرح کہ تم نے سمجھا ہے۔ او کودن! تجھے اتنی بھی سمجھ نہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ تو اپنے آپ کو مسیح ناصری کا مثیل بتاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ میں اور مسیح دونوں ایک جوہر کے ٹکڑے ہیں۔ اور ہم میں کمال درجہ مشابہت ہے پھر بھلا جس شخص کے مثیل ہونے کا آپ کو دعویٰ ہے اس کو ہی اگر گالیاں دی جائیں۔ تو کیا مرزا صاحبؑ ایسے شخص کے مثیل ہونے کے مدعی ہو سکتے تھے۔ جو جو ایسا ایسا تھا۔ کچھ تو سمجھ۔ ذرا تو عقل سے کام لے۔ بالکل اندھا ہی کیوں ہو گیا۔

ہمارا چیلنج

پس ہمارا چیلنج ہے۔ کہ اگر واقعی مہاشہ پریم میں نجابت اور سعادت باقی ہے۔ تو حضرت اقدسؑ کی کتابوں میں چند گالیاں ایسی نکال دے۔ جن میں دیانند کی طرح دیگر مذاہب کے ہادیوں کو کوسا گیا ہو۔ اگر مہاشہ پریم میں جرأت اور حوصلہ ہے۔ تو مردِ میدان بن کر سامنے آوے۔ اور ہمارے چیلنج کو منظور کرے پبلک خود فیصلہ کر لیگی۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ کسی کو سخت الفاظ سے یاد کریں۔ اور نہ ہی ہم کو یہ تعلیم دی ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ مہاشہ پریم ہمارے ہادی و پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت گندے اور شرافت سے گرے ہوئے اعتراض کرتا رہتا ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ان کا جواب اس کو اسی طرح دیا جاوے لیکن ہاں اگر وہ شرافت و تہذیب سے اعتراض کرے تو ہم بھی نہایت پریم اور محبت سے ان کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اعتراضات سے نہیں گھبراتے۔ ہاں ہمیں بدزبانی اور شرافت سے گری ہوئی باتیں جن کا اعتراض کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دکھ دیتی ہیں۔ امید ہے۔ کہ مہاشہ پریم اپنی تحریر میں تبدیلی پیدا کریگا۔ لیکن اگر وہ بدزبانی سے نہ رکا۔ تو ہم بھی انشاء اللہ مجبور ہونگے۔ کہ پھر اس کا شقیہ اچھی طرح کریں۔ اور بعد میں اس کو چیخنا نہ ہوگا۔

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سر ما برہنہ پا بھی ہے

(مہتہ محمد عمر شرما مولوی فاضل قادیان)

التنقید:۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ قبر مسیح کے متعلق سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھا تھا جس میں یہ ثابت کرنیکی بیہودہ کوشش کی تھی۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلعم کی قبر مبارک میں دفن ہونا ضروری ہے۔ اس کا

یہودی مشن

مولوی ثناء اللہ امرتسری پاگل ہو گیا

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے جس سے مذہبی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا انسان انکار نہیں کر سکتا۔ کہ حق کی مخالفت اور مامورین کے انکار سے انسان کی عقل سلب ہو جاتی ہے۔ اس زمانہ میں بھی اس کی کئی ایک اشد موجود ہیں۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک کھلے معاند ہیں۔ اور باوجود سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کی زبان و قلم سے ایسی ایسی بہکی اور دور از عقل و خرد باتیں نکلتی رہتی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ اس وقت اہلحدیث ۲۶ دسمبر کا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں آپ نے احمد نور کابلی کی رسالت کی تبلیغ کے لئے قریباً پونے دو صفحہ سیاہ کر ڈالے ہیں۔ جس کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

"اگر انہوں نے (احمدیوں نے) احمد نور کابلی کو ماؤف الدماغ کہکر ٹال دیا۔ تو یہ ایک قسم کا سبق ہوگا۔ دوسرے لوگوں کو کہ وہ بھی مرزا صاحب متوفی کے حق میں یہی راستہ رکھیں"

لیکن مولوی صاحب موصوف نے یہ الفاظ تحریر کرتے وقت یہ خیال نہ کیا۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ رائے رکھینگے کہ آپ نعوذ باللہ "ماؤف الدماغ" تھے۔ انہیں پہلے یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مولوی ثناء اللہ بدترین قسم کا پاگل اور "ماؤف الدماغ" شخص ہے۔ جس نے ایک نعوذ باللہ ماؤف الدماغ کی مخالفت میں اس قدر طوفان بے تمیزی بپا کر رکھا ہے اور پھر انہیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ وہ تمام مولوی اور بزعم خویش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے بڑے علماء۔ سجادہ نشین اور پیر بھی اوّل درجہ کے مختل الدماغ اور مخبوط الحواس لوگ ہیں۔ جنہوں نے مرزا صاحب کی مخالفت میں اپنے پر کھانا پینا حرام کر رکھا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ ماؤف الدماغ شخص کے خلاف اس قدر شور اور اہتمام سے جہاد کرنے والے یقیناً وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جنہیں قدرت نے عقل سلیم اور فہم و ذکا سے کلیتہً محروم رکھا ہو۔

مولوی صاحب کے دماغ کے کسی گوشہ میں اگر کوئی ذرہ عقل کا موجود ہو۔ تو ہم ان کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ذرا غور کریں۔ کہ کیا احمد نور کے دعویٰ کے جواب میں تمام علماء اور سجادہ نشین کہلانے والوں کا متوجہ نہ ہونا اور کانوں میں تیل ڈالکر پڑے رہنا خود اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ وہ اسے خود ہی ماؤف الدماغ اور ناقابل التفات سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ان کا ایڑی چوٹی کا زور لگانا اور ہر جائز و ناجائز طریق سے آپ کو ناکام رکھنے کی سرتوڑ کوشش کرنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ آپ کے وجود میں ایک ایسی باطل شکن طاقت دیکھ رہے ہیں۔ جو ان کے تمام شیطانی اور طاغوتی تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیگی۔ اور پھر ان ازلی انتقیاء کا باوجود تمام ظاہری سامانوں سے آراستہ ہونے کے ایک فرد واحد اور کمزور و بے بس انسان کے مقابلہ میں ناکام و نامراد رہنا اور اس کا پوری طرح کامیاب و کامران ہونا اور لاکھوں انسانوں کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر لینا اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ اسے خدا کی خاص تائید و نصرت حاصل تھی۔ اگر مولوی صاحب اسی ایک بات پر انصاف سے غور کریں۔ تو یقیناً یہی ایک امر ان کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔

خلافت محمود اور مصلح موعود:۔ مولوی محمد علی امیر پیغام کے رسالہ "المصلح موعود" کا قابل دید اور لائق شنید جواب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ر پتہ:۔ دفتر فاروق قادیان ٭

منقولات

رسالہ جامعہ احمدیہ قادیان کے سالنامہ نمبر میں جو دسمبر ۱۹۱۰ء کو بڑی شان اور آب و تاب سے شائع ہوا۔ اچھے اچھے مضمون درج ہوئے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کا یہ سہ ماہی رسالہ اپنی تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں سے مزین ہے۔ اس میں چند تصاویر کے بلاک بھی شائع ہوئے ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ سب دیدہ زیب ہے اور اپنے تمام سابقہ نمبروں سے عمدگی میں سبقت لے گیا ہے۔ ناظرین فاروق کے لئے اس میں سے ایک مضمون جو دعا کے متعلق ہے۔ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سفارش کرتا ہوں کہ اس رسالہ کی اشاعت بڑھانے میں احباب کو کوشش کر کے طلباء جامعہ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت صرف دو روپیہ ہے اور مینجر رسالہ جامعہ احمدیہ قادیان سے طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ اس کی خریداری میں دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ نہایت مفید رسالہ ہے۔ (ایڈیٹر)

حقیقۃ الصلوٰۃ

اچھے سے اچھے گھر میں مال و منال ہو۔ باغات ہوں۔ دل پسند خویش و اقارب ہوں۔ خیالات کی فضاء میں ان کے متعلق کسی قسم کا تکدر بھی نہ ہوتا۔ ہم انسان کمزور ہے۔ اس لئے کہ اس کی اپنی صحت ہی اچھی نہ ہو۔ تو یہ کوئی محال امر نہیں۔ ہاں صحت بھی اچھی ہو اور جملہ اسباب ضروریہ بھی حاضر ہوں۔ تو بھی کسی ناہنجار عدو کے حملہ کا خوف ہی کافی سے زیادہ دکھ دہ امر ہوا کرتا ہے۔ ان سب کے علاوہ چونکہ تغیرات کا دور اس عالم میں ہر وقت جاری و ساری ہے۔ لہذا اگلے منٹ میں کیا کچھ ہو جائے گا۔ یہ بھی اس کے بس اور اس کی بساط سے بالکل ہی فوق الطاقت امر ہے۔

مایوسی اور ناامیدی کی گھٹا ٹوپ تاریک گھٹا کا ہر طرف سے امڈ امڈ کر آنا۔ رنج و ملال کی گھڑیاں۔ دل میں سرور کا نہ ہونا۔ یہ جدا غیر منفک اشیاء انسان کی زندگی کے لوازمات سے ہیں۔ پس انسان سی کمزور ہستی ایسی مشکلات کے حل اور ان کے صحیح علاج کے لئے اگر کوئی چارہ کار نکال سکتی ہے۔ تو وہ صرف اسی لم یزل بے مثل واحد و قہار ہستی کے دامن سے وابستگی ہی ہے۔ اور اس امر کے لئے اگر کوئی افضل ترین کارآمد شے ممد و معاون بن سکتی ہے۔ تو وہ صرف عجز و نیاز سے بھری ہوئی اکیلی صلوٰۃ (دعا) ہی ہے۔

جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کی تعداد اور کمزوری کو دیکھتے ہیں۔ دشمن تین گنا سے بھی زیادہ ہے۔ اور مسلح ہے۔ مگر ایسی بے بسی میں صرف ایک ہی ہتھیار ہے۔ جو آپ کے کام آتا ہے اور وہ وہی متضرعانہ التجاء ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے سامنے کی جاتی ہے۔ دشمن بھی شکست کھاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے پست حوصلہ بھی ہو جاتا ہے۔ یہی عجز و نیاز کا طریق رب العزت کی درگاہ عالیہ میں احزاب کے وقت بھی استعمال کیا گیا۔ اور دشمن جو دس ہزار کی تعداد میں تھا۔ راتوں رات محاصرہ چھوڑ کر چلتا بنا ٭

اسی طرح محمود غزنوی وطن سے بے وطن ہے خون کا پیاسا دشمن ہر طرف سے حملہ آور ہے۔ مقابلہ کی طاقت کے پاؤں میں لرزہ آرہا ہے۔ مایوسی کی گھٹا دل کا احاطہ کرنے کو طیار ہے۔ ساتھیوں کی آنکھیں دشمن کی کثرت کو دیکھکر پتھرا گئی ہیں۔ موت اپنی بھیانک تصویر ہر ہر ایک کی آنکھوں کے سامنے کھینچنے کے لئے بالکل آمادہ کھڑی ہے۔ پر لگا کر بھی اڑنا چاہیں۔ تو دشمن کا منہ دیکھنا مشکل و محال ہے۔ مگر ان کٹھن گھڑیوں اور ان تمام تباہ کن یورشوں کا علاج صرف محمود کا گھوڑے سے گرنا۔ اور جبین نیاز کو روکر حضرت احدیت کے سامنے زمین پر رکھ دینا ہی نکلتا ہے۔ اور کامیاب علاج نکلتا ہے۔

سمندر میں زور کا تلاطم ہو رہا ہے۔ غیظ و غضب سے اس کا منہ جھاگ سے بھرا ہوا ہے۔ سواریوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاز تھپیڑوں کی زد سے حباب کی طرح سخت جنبش کھا رہا ہے۔ ہر ایک مسافر سراسیمہ ہے۔ حیران ہے۔ اس کا دل ہر لحظہ بیٹھا جا رہا ہے۔ مگر اس کی فطرت میں ہے۔ تو صرف اب ایک ہی امید سر سبز ہے۔ اور اس کو اپنا خوش کن منظر اگر نظر آ رہا ہے۔ تو صرف دعوا اللہ مخلصین لہ الدین کہ تہ میں نظر آ رہا ہے۔ اور ہوتا بھی ایسا ہی ہے اور اکثر ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں اخلاص سے ہی دعا مانگی جاتی اور بارہا قبول بھی ہو جاتی ہے۔ دراصل انسان خواہ کیا کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے۔ پھر بھی کمزور ہی انسان ہے۔ اور اس کی کمزوری کا صحیح علاج جو دنیا و آخرت کے مطالب و مقاصد کے حصول میں اکثر اسے لاحق ہوا کرتی ہے۔ اگر کسی چیز میں ودیعت ہے۔ تو وہ صرف اس پنجوقتہ مودبانہ خشوع و خضوع بھری نماز (صلوٰۃ) میں ہی ہے ؎

ایک صحابی ربیعہ بن کعب الاسلمی سے جو خدمت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ مجھ سے کچھ مانگو۔ تو وہ کہتے ہیں میں آپ کا ساتھ جنت میں بھی مانگتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ کیا اس کے سوا کچھ اور تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ کہ یہی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کثرت سجود سے کام لیتے رہو۔ فی الحقیقت صلوٰۃ کے مفہوم کو کماحقہ ادا کرتے رہنا۔ خدا تعالیٰ کی معیت کو اس خوش اسلوبی سے انسان کے ساتھ وابستہ کر دیتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ ایسے انسان کے کان اور آنکھوں اور اس کے ہاتھ اور پاؤں میں اپنی قدرت اور برکت کے آثار بھر دیتا ہے۔ اور جو دعا وہ مانگے قبول فرماتا ہے اور جس چیز سے وہ پناہ مانگے۔ اس سے اس کو پناہ دی جاتی ہے۔ غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانا کہ لا تحزن ان اللہ معنا دشمنوں سے حزن نہ کھا۔ ضرور ہی اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم اس کی پناہ میں ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو بایں الفاظ تسلی دینا کلا ان معی ربی سیھدین۔ پھر ان کے لاؤ لشکر کے تعاقب سے اور سمندر کی روک سے نہ گھبراؤ۔ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ میرے لئے وہ ضرور ہی راہ نکال دیگا۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ربّ لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا کا نعرہ لگانا۔ اور ہر طرف پانی ہی پانی کا نظر آنا۔ پھر حضرت زکریا علیہ السلام کا عین بڑھاپے ہونے کی حالت میں ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ کی صدا کو بلند کرنا اور لم نجعل لہ من قبل سمیا ساوجود حاصل کر لینا یہ سب کے سب بے مثل کام صرف خدا تعالیٰ کی معیت کے ہی ادنیٰ کرشمے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی معیت میں ہونے کے لئے پہلا درجہ نماز کا ہی رکھا ہے۔ (نماز ہو۔) قال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ ؎

ذوالجلال منعم و متعال ہستی کے سامنے باادب دست بستہ کھڑے ہونا۔ جھکنا۔ اور پھر زمین پر خاکساری سے ماتھا رکھ دینا۔ اس کی بڑائی اس کی قدوسیت کا اظہار کرنا۔ اس کے نعماء پر حمد کا ترانا گانا۔ اسکی مدح و ثناء اور اس کی حمد میں حد درجہ کے تملق سے کام لینا۔ اس سے اسی کا ہو جانے کی استدعا کرنا۔ اور خبیث ملعونین ارواح سے بچا رکھنے کی درخواست کرنا۔ اس کی تمام نعماء کے حصول کے لئے خواہ وہ کسی عالم کی ہوں بڑے خشوع سے استدعا کرنا اور صرف اسی پر ہی توکل اور بھروسا کرنا۔ صدق۔ وفا۔ محبت و اخلاص کا ہدیہ پیش کرنا۔ اس کی مخلوق پر رحم کھا کر دعا مانگنا۔ اور اپنے محسنین کے لئے بھی اس میں حصہ وافر رکھنا۔ استغفار کرنا۔ لغزشوں اور غلطیوں کی تلافی کے لئے ہر طرح کوشش کرنا۔ وغیرہ وغیرہ ان تمام امور کی نماز ہی جامع ہے۔ اور یہ تمام کی تمام ادائیں ایسی نہیں ہیں۔ کہ جو ذوالمجد العلا ہستی کو اپنی معیت میں کسی وقت بھی نہ لے سکیں۔ صبر۔ استقامت سے یہ کام کیا جاوے۔ اور بکثرت کیا جاوے۔ تو خدا تعالیٰ کا حتمی وعدہ یہی ہے۔ کہ پھر ایسے انسان کو (جو ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر کے مفہوم سے بھی تساہل نہ کرتا ہو۔) بالضرور ہی ایک نہ ایک وقت وہ اپنا مخلص اور منعم علیہ عبد بنا لیا کرتا ہے۔ اور اس میں ذرہ بھر تخلف وعدہ اور دورنگ نہیں۔ صرف یہی نماز ہے اور صرف اسی کا کام ہے۔ کہ یہ انسان کو دن اور رات کی گھڑیوں میں خواہ وہ کسی اہم شغل میں ہی مصروف کیوں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف منہ پھیرنے کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ اور اس کو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے چھڑا کر خدا تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے رفتہ رفتہ اسی طرح پھر یہ وقتاً فوقتاً خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لینے کا سبق بہ تکرار یاد کرواتے ہوئے انسان کو اس مقام پر کھڑا کر دیتی ہے۔ جو صلحاء کا آخری مقام ہوتا ہے۔ کہ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

سے اسے اگر تعبیر بھی کر لیں۔ تو عین صواب ہے۔ نہ کہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ کا بھی یقیناً یہی مفہوم ہے۔ نہ کہ کچھ اور۔ وکنت رجلہ التی یمشی بھا کا بھی غور کریں۔ تو یہی مطلب ہے۔ یہ بات کسی طرح بھی سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ کہ مالک یوم الدین کا بار بار تکرار کس طرح تمام حسنات کا مکتسب انسان کو بنا سکتا۔ اور تمام منکرات سے بھی اس کو کس طرح پھر علیحدہ نہیں کر دیتا۔ یا یہی تکرار کس طرح متقی انسان کے ضمیر کو اس طرف نہیں لے جاتا۔ کہ اس کا پالنے والا حسنات اور سیئات کے لئے ایک دن مقرر کر چکا ہے۔ جس میں والوزن یومئذ الحق کا عملدرآمد ہو کر رہیگا۔ اور میں اپنے اچھے یا برے انجام کا منہ دیکھے بغیر نہ رہ سکوں گا۔ ایسے حزم اور ایسی احتیاط سے اعمال کرنے والا انسان اگر خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اس کے خاص بندوں کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ تو پھر ایسی نماز ویل للمصلین کی نماز ہی ہو سکتی ہے نہ کہ اس کے تمام مصطفیٰ بندوں مثلاً ابراہیم۔ نوح اور موسیٰ اور محمدؐ اور مسیح موعود وغیرہ کی علیہم الصلوٰۃ والسلام اور نہ ہی ان سب کے مفلحین متبعین کی۔ رضی اللہ عنہم۔ الحذر ؎ (جامعہ احمدیہ کا سالانہ نمبر)

التماس:۔ کیا آپ نے فاروق کے ذریعے امسال کیلئے ایک جدید خریدار نہیں دیا؟ اگر نہیں دیا تو جلد عطا کریں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند مفید لاجواب اور نایاب کتابیں

انیسویں صدی کا مہرشی جو بالکل نایاب اور لاجواب کتاب ہے۔ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند صاحب کی تاریک زندگی بجلی کی روشنی میں دکھانے والی کتاب ہے۔ اس کی اصلی قیمت صرف ۱۰ر تھی۔ بعد میں دو روپیہ کو ایک ایک نسخہ فروخت ہوا۔ وہ بھی ختم ہو گیا۔ اب چار جلدیں اس شہرۂ عالم کتاب کی ملی ہیں۔ لہذا جن احباب کو اس کی بہت تلاش تھی۔ اور وہ بار بار مانگتے تھے ان کو بہت جلد بذریعہ وی پی منگا لینی چاہیئے۔ وی پی ایک نسخہ کا معہ محصول ڈاک ایک روپیہ چھ آنہ میں پہنچیگا۔

خطبات نور حضرت امیر المومنین حاجی الحرمین سیدنا مولانا نورالدین اعظم رضؓ خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نادر خطبات کا مجموعہ ہر دو حصہ جو ہر ایک احمدی گھرانے میں ہونا چاہیئے۔ قیمت عصہ علاوہ محصول ڈاک ؛

عقائد احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے احمدیوں کے تمام عقائد اخذ کر کے ایک جگہ اس کتاب میں جمع کر دیئے ہیں۔ قیمت صرف ۶ر علاوہ محصول ڈاک ؛

سیرت مسیح موعودؑ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانحعمری جس کو حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے مرتب کیا۔ قیمت صرف ۴ر علاوہ محصول ڈاک ؛

اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پر حقائق و معارف تقریر جو لاہور کے جلسہ اعظم مذاہب میں بیان کی گئی۔ اور تمام مذاہب والوں کی تقریروں پر غالب آئی۔ آٹھویں دفعہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۵ر ؛

حیات نورالدین رضؓ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ مولانا حکیم نورالدین اعظم کی خود لکھائی ہوئی۔ اپنی سوانحعمری قابل دید ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۶ر

خزینۃ العلوم۔ حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الصمد خلیفۃ المسیح ثانی کی تین تقریروں کا مجموعہ جس میں علوم حقہ کے دریا بہائے گئے ہیں۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف چھ آنہ ؛

ذکر الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دو پُر معارف تقریروں کا مجموعہ جس میں قبولیت دعا کے مکمل طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ جیبی تقطیع پر قیمت صرف ۵ر علاوہ محصول ڈاک ؛

تعلیم خاتون۔ اخلاق خاتون۔ فرائض مستورات ۴ر ۴ر ۱ر

یہ تینوں کتابیں لڑکیوں اور مستورات کے واسطے نہایت مفید ہیں۔ ہر سہ کی قیمت۔ علاوہ محصول ڈاک ۹ر ؛

پیشگوئی محمدی بیگم مخالفین سلسلہ کے تمام اعتراضات کے جوابات اور پیشگوئی محمدی بیگم کے صحیح واقعات قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۳ر ؛

بلعم ثانی ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی کی اس پیشگوئی کی حقیقت اور اس پر مفصل بحث جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق شائع کی تھی۔ لاجواب رسالہ از قلم ایڈیٹر صاحب فاروق چند نسخے باقی ہیں۔ فی نسخہ علاوہ محصول ڈاک ۸ر ؛

نغمۃ الکمل قاضی ظہورالدین صاحب اکمل ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ و مصباح کی دلکش اور دلچسپ نظموں کا مجموعہ۔ جو قابل دید ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۱۲ر ؛

احمدیہ پاکٹ بک جیبی تقطیع پر سلسلہ احمدیہ کی صداقت اور تمام دیگر مذاہب غیر اسلام کی بطلالت پر قریباً ۱۳۰۰ دلائل لکھکر ہر ایک احمدی کے واسطے تبلیغ کرنے کا زبردست حربہ تیار کر دیا ہے۔ جیبی تقطیع پر مجلد قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ ؛

نماز مترجم بچوں کو نماز با ترجمہ پڑھانے اور یاد کرانے کیلئے نہایت عمدہ جیبی تقطیع پر یہ نماز تمام ضروریات اور دعاؤں کے با ترجمہ شائع کی۔ قیمت فی کاپی ۱۰ر ؛

التشریح الصحیح لالہامات المہدی والمسیح۔ یہ ایک طرح سے نعم الوکیل کا دوسرا حصہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے اُن ۲۹ الہامات کے متعلق بحث کی گئی ہے جن کو غیر احمدی مولوی خلاف اسلام اور قرآن مجید کے مخالف قرار دیکر حضرت مسیح موعودؑ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ قابل دید چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

حدوث روح و مادہ انعامی پانسو روپیہ۔ مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب فاضل نے آریوں کے مایۂ ناز مسئلہ قدامت روح و مادہ پر ایک زبردست اور سیر کن بحث کر کے یہ ایک بڑی کتاب تصنیف کر کے طبع کرائی ہے۔ اس کتاب میں عقلی دلائل نقلی دلائل آریوں کی مستند کتابوں کے حوالہ جات سے روح و مادہ کا مخلوق ہونا ثابت کر کے بہشت و دوزخ کی حقیقت اور تناسخ کی تردید اور نجات کی کیفیت اور دیگر ضروری مسائل پر خوب بحث کی ہے۔ آریوں کے دلائل متعلق نجات اور تناسخ و قدامت روح و مادہ کو انکی کتابوں سے نقل کر کے بڑی تفصیل سے ہر ایک کی تردید کی گئی ہے اور بالمقابل اسلامی تعلیم متعلق تخلیق روح و مادہ جزا و سزا و بہشت و دوزخ و نجات پیش کر کے آریوں پر حجت تمام کر دی ہے۔ یہ کتاب آریوں کے مشہور اپدیشکوں لیکچراروں کو بھیج دی گئی۔ مگر اس کے جواب سے باوجود پانسو روپیہ وعدہ انعام کے سب آریہ عاجز رہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ ؛

ویدوں کے سربستہ راز ویدوں کے متعلق یہ ایک ایسا حربہ ہے۔ کہ جس کو پڑھکر آپکو آریہ سماج کی آسمانی کتاب کی ساری پردہ دری ہو جاتی ہے اس میں دس مختلف مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس کا جواب آریہ سماج سے نہ ہوا نہ ہوگا۔ قیمت صرف ۴ر ؛

کیفیت وید اس کتاب میں واقعات اور دلائل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں سچے مذہب کی ایک بھی نشانی نہیں پائی جاتی۔ بالکل خلاف عقل و علم باتوں کا مجموعہ ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۵ر ؛

المشتہر مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

(رضاء دارالاسلام پریس قادیان سے شائع کیا)